باب

17

ابتدائی زمانے میں مذہب اور سماج

ہندوستان ایک کثیر المذاہب ملک ہے۔لوگ دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔بعض لوگ اپنے متبرک بتوں پر پھول چڑھاتے ہیں۔کچھ لوگ یگنہ انجام دیتے ہیں اور کچھ لوگ خاموشی سے مقدس اشلوک پڑھتے ہیں۔بعض لوگ بدھ پرستی نہیں کرتے۔کچھ لوگ کبھی عبادت نہیں کرتے۔اب ہم ہندوستانی سماج کے ابتدائی لوگوں کے مذہبی اعمال اور عقیدوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

شکاری-جمع کرنے والا:

آپ ابتدائی شکاری جمع کرنے والوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ہمیں اُن کی تصویروں اور قبروں سے اُن کے مذہبی عقیدوں کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ہم اُن کے مذہب کے بارے میں تخیّل سے کام لے سکتے ہیں۔آج کے شکاری جمع کرنے والے جیسے چنچوؤں کے مطالعے سے ہمیں ابتدائی لوگوں کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے۔

- آپ کے خیال میں وہ کس کی عبادت کرتے تھے؟ اور کیوں کرتے تھے؟

ایسا لگتا ہے کہ مصوری اور رقص شکاری جمع کرنے والوں کی مذہبی زندگی کا ایک اہم حصہ تھے۔وہ غالباً شکار کے مناظر کی تصویر بنایا کرتے یا شکار کے منظر کی تقلید کرتے ہوئے رقص کرتے۔اس عقیدے کے ساتھ کہ اُس سے اُن کا شکار اچھا ہوگا۔بعض اوقات وہ جانوروں کی طرح لباس زیب تن کر لیتے، نقاب پہن لیتے اور رقص کرتے۔سارے لوگ ہاتھوں میں ہاتھ لے کر ناچا بھی کرتے۔شکاری جمع کرنے والوں کا یقین تھا کہ صحرا اور جنگلی جانور متبرک ہیں اور ان کی پرستش کی جانی چاہیے۔جانوروں کو ضرورت کے علاوہ ہلاک نہیں کیا جانا چاہیے۔وہ غاروں میں جانوروں کی تصویریں اُتار کر اُن کی پرستش بھی کیا کرتے تھے۔

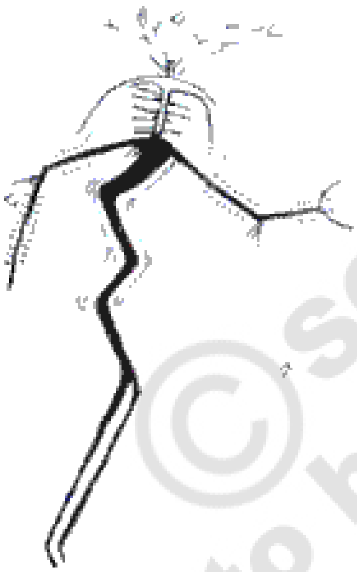

شکل 17.1 نقاب پوش رقص

کیا یہ نقاب پوش رقاص طاقتور اور خوفناک نہیں لگتا۔اُس کے سر کے کپڑے، بازوؤں پر آرائش اور ہاتھ میں لاٹھی کو دیکھیے۔

شکل 17.2 بھیم بھیتکا کا جنگلی خنزیر

© SCERT not to be republished

آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے ابتدائی شکاری اپنے مردوں کو استعمال کی جانے والی اشیاء کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے۔ غالباً وہ سوچتے تھے کہ موت کے بعد بھی زندگی کا تسلسل باقی رہتا ہے' اس لئے وہ مرنے کے بعد بھی مرنے والے کی بعد کی زندگی کے لیے ایسے انتظامات کرتے تھے۔

بارھویں صدی کی ایک تمل کتاب پریہ پرانم میں شکاری جمع کرنے والوں کے مذہبی اعمال کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ وہ کالاہستی کے قریب رہا کرتے تھے۔ اس کتاب میں بھکتا کنپا کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ ایک بوڑھی عورت نے پجاری کی حیثیت سے گوشت' شہد' پھل پھلاری اور پھولوں کو جنگل کے دیوتاؤں اور دیویوں کو پیش کرنے کا کردار نبھایا ہے۔

آج بھی نلا ملا پربتوں کے چینچو جنگل کی دیوی گاریلا (میسماں) یا گنگاماں کی پرستش کرتے ہیں۔ رقص کرتے ہوئے اُسے نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ وہ سری سیلم کے ملیا اور آہوبلم کے نرسمہا کی پوجا کرتے ہیں۔ اُن کا عقیدہ ہے کہ اُن دیوتاؤں نے چینچو لڑکیوں سے شادی کی ہے۔ اس لیے وہ اُن کے داماد ہیں۔

شکل 17.3 چینچو رقص

- آپ کے خیال میں ابتدائی کسان اور گلہ بانوں کے مذہب میں کس قسم کی تبدیلی واقع ہوئی ہوگی؟

ابتدائی کسان اور گلہ بان:

آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی دیہاتوں میں رہنے والے ماتا دیوی یا دھرتی ماتا کی پرستش کرتے تھے۔ اُن کا غالباً عقیدہ تھا کہ اُن کی فصلیں اور مویشی اُس کی خوشنودی سے سرسبز و شاداب رہیں گے۔ دیوی ماتا کی پرستش چھوٹے بتوں کی شکل میں یا صرف پتھر' درخت یا پودے کی شکل میں کی جاتی تھی۔

شکل 17.4 مہراگڑھ میں دیوی ماتا کی تنور میں تپی ہوئی چکنی مٹی کی مورتی (5000 سال پرانی)

دکن کے ابتدائی چرواہے اپنے پیچھے راکھ کے تودے چھوڑ گئے۔ بعض ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ باقیات روشن آگ کی رسومات ہوسکتی ہیں۔ جیسا کہ آج لوگ ہولی' دیوالی اور پونگل کے تہواروں میں کرتے ہیں۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

شکل 17.5 چٹانوں پر جانوروں کی کندہ کی گئی تصویریں
(مسکی میں چار ہزار سال پرانی)

چرواہوں کو ملک کے بہت سے حصوں میں مختلف ناموں سے بلایا جاتا ہے۔ مہاراشٹرا میں دھنگر' کرناٹک میں کروباس' آندھرا پردیش میں کروما' گلہ اور یادوا کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ خصوصی دیویوں جیسے مہاراشٹرا میں وٹھوبھا اور کرناٹک میں لہسما' آندھرا پردیش اور کرناٹک میں رینو کا' یلما' پوچما وغیرہ کی پوجا کی جاتی ہے۔ کسان جانوروں کی پرورش کرتے ہیں اور چرواہوں سے قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔ دونوں بھی یکساں دیویوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی مشترکہ پوجا کا طریقہ یہ ہے کہ گاؤں کے کنارے اُن دیوتاؤں اور دیویوں کے چھوٹے مندر بنائے جاتے ہیں۔ خصوصی موقعوں پر تہواروں کو منظم کیا جاتا ہے۔ اُس میں بیل' مینڈھے' مرغوں وغیرہ کی قربانی دی جاتی ہے اور ساری کمیونٹی کے لوگ پکے ہوئے چاول کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ وہ عام طور پر اچھی فصلوں' بیماریوں سے نجات' بچوں کی بہبودی وغیرہ کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

ہمارے لوگ بہت سے درختوں جیسے پیپل' نیم' برگد کے علاوہ تلسی' ٹھیکریوں کی پرستش کرتے ہیں۔ قدیم زمانے سے پیپل کے پتوں کی تصویریں بنائی جاتی رہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ ان درختوں کا بہت احترام کرتے تھے۔

شکل 17.6 پرانے رنگ کیئے ہوئے ظروف افغانستان کے منڈی گاک میں پائے گئے یہ پانچ ہزار سال پرانے ہیں

بہت سے دہقانی کمیونٹی کے لوگ جانوروں جیسے ہاتھی' شیر' سانپ' بندروں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ ان اعمال کا ماخذ نہایت قدیم دور میں مضمر ہے۔

وادیٔ سندھ کی تہذیب میں مذہب:

برصغیر ہند کے شمال مغربی حصوں میں وادیٔ سندھ کے میدانوں میں کئی شہر برآمد ہوئے۔ وہ چار ہزار چھ سو قبل کی باتیں ہیں۔ یہ شہر نو سو (900) برس تک رہے۔ پھر وہ انحطاط پذیر ہو گئے۔ اُسے ہڑپا کی ثقافت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (یہاں پہلے آثار قدیمہ کے ماہرین نے کھدائیاں کی تھیں) ان شہروں میں بہت سے ہنرمند جیسے کمہار' نجار' پتھروں کے طبق بنانے والے' چاندی اور سونے کے زیورات بنانے والے سنار' تانبے کا کام کرنے والے' میستری وغیرہ رہا کرتے تھے۔ اُن کے علاوہ تاجر' نظم ونسق چلانے والے اور فرمانروا بھی تھے۔ ان کھنڈرات میں حمام خانے' اناج کے گودام' سامان رکھنے کے حجرے' عوامی عمارتیں' سڑکیں' موریاں اور عوام کے مکانات پائے گئے۔ تاہم آج تک کوئی مندر نہیں ملا ہے۔ کئی دیوی دیوتاؤں کے پتلے ملے ہیں۔ کئی درخت خصوصاً پیپل کو متبرک سمجھا جاتا تھا۔ بعض جانوروں کی پرستش کی جاتی تھی۔ دیوتا کی تصویریں ملی ہیں۔

© SCERT not to be republished

- ذیل کی تصویر کو غور سے دیکھیے اُس کی تشریح کیجیے۔ کیا یہ آپ کے جاننے والے دیوتا سے مشابہت رکھتی ہے؟

شکل 17.7 ہڑپا سے دیوتا کی تصویر

شکل 17.8 ہڑپا ثقافت کی ماتا دیوی

بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ دیوتا بعد کے ادوار کا شیوا جیسا ہے۔ جس کی پرستش ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہوتی ہے۔ دوسری تصویروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وادئ سندھ کے لوگ تہواروں کے زمانے میں اپنے دیوتاؤں کی تعظیم میں جلوسوں میں پرچم اٹھائے چلتے تھے۔

ویدوں کے دور میں مذہب:

وید برصغیر ہند کے قدیم زمانے کی بچی ہوئی کتابیں ہیں۔ چار وید ہیں۔ رگ وید، سام وید، یجر وید اور اتھر وید ہیں۔ ان تمام میں رگ وید قدیم ترین ہے۔ اُس کی 3,500 برس قبل تدوین کی گئی۔ رشیوں نے ویدوں کو مرتب کیا۔ اُن میں بھجن اور بہبودی کے لیے مناجات ہیں۔

یہ بھجن مختلف دیوی، دیوتاؤں کی تعریف و توصیف سے بھرے ہوئے ہیں۔ تین دیوتا اہم نوعیت کے ہیں۔ اگنی (آگ کا دیوتا)، اندرا (جنگ کا دیوتا) اور سوما (ایک قسم کا پودا جس سے نشہ آور مشروب بنایا جاتا تھا)۔ پجاری طلبا سے ویدوں کے ہر لفظ، فقرے کو ہو بہو احتیاط سے یاد کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ خواتین نے بھی چند ایک بھجنوں کو مرتب کیا ہے۔

بھجنوں کو خاص طور پر مذہبی رسوم و رواج ادا کرتے وقت پڑھا جاتا تھا۔ جب آگ میں نذرانہ ڈالا جاتا تھا۔ اب ہم ایک بھجن پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ اس میں کیا مانگا جا رہا ہے۔

اندرا کا بھجن

اے اندرا، مہربانی کرکے آ اور ہمارے نذرانوں کو قبول کر
جس طرح ایک شکاری اپنے خیال کے لیے آگے بڑھتا ہے
ہم بھی اسی طرح دولت کی جستجو میں جنگ کے لیے کمربستہ ہو رہے ہیں
اے اندرا، ہماری مدد کرتا کہ ہم جنگ جیت سکیں۔
اے اندر، ہمیں بے حد و حساب دولت دے۔
ہماری آرزوؤں کو پورا کر۔
ہمیں سک دل گائیوں سے نواز۔

وشوامترا اور دریائیں

اے دریاؤ، دو تیز گھوڑوں، دوتابناک گائیوں کی طرح پہاڑیوں سے اُتر آؤ، ایسی گائیں جو اپنے بچھڑوں کو چاٹتی ہیں۔ تم اندرا کی طاقت سے سمندر میں رتھوں کو پسند کرتے ہیں۔ تم پانی سے لبریز ہو۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

اور ایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کرتے ہو۔
دریائیں: ہم پانی سے لبریز ہیں۔
ہم اُس راستے سے گذرتے ہیں جسے دیوتاؤں نے ہمارے لیئے بنایا ہے۔
جب ہم ایک بار بہنے لگتے ہیں تو ہمیں روکا نہیں جاسکتا۔
او! رشی۔تو کیوں ہماری عبادت کررہا ہے۔
وشوامتر۔اومیری بہنو۔برائے مہربانی مجھے سنو۔
ایک گلوکار جو دوردراز علاقے سے رتھوں اور بنڈیوں سے آیا ہے۔
تمہارے پانی ہماری بنڈیوں کے پہیوں کی لکڑی سے اوپر نہ بہہ پائے۔
تاکہ ہم سکون سے دریا پار کرسکیں۔

- دو بھجنوں کا خطاب کس سے ہے؟
- رشی دیوتاؤں کو کس قسم کی نذر پیش کررہے ہیں؟ آپ کی کیا رائے ہے؟
- وہ کس چیز کی التجا کررہے ہیں؟
- کیا وہ لوگ شکاری۔جمع کرنے والے تھے یا گلہ بان تھے۔یا دیہاتوں اور شہروں میں رہنے والے لوگ تھے؟

بہت سے بھجن رگ وید میں مویشیوں، اولاد (بالخصوص بیٹوں) اور گھوڑوں کے لیے ہیں۔مورخین جنھوں نے ویدوں کا مطالعہ کیا ہے انہوں نے ان بیانات سے قیاس کیا ہے کہ ویدک لوگ گائے اور گھوڑوں کی پرستش کرتے تھے۔

وہ ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں رہا کرتے تھے۔

وہ علاقہ جو ہندوکش پہاڑیوں اور دریائے جمنا کے درمیان واقع ہے۔

ویدک لوگ ایک چھوٹے جنا یا قبائلی مسکن میں فروکش تھے۔

ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا تھا۔قبیلوں کے ہاں چند پجاری بھی تھے جنہیں برہمن کہا جاتا تھا۔وہ قربانیاں انجام دیتے اور بھجن پڑھا کرتے تھے۔انہیں قبیلے کے سردار اور عام لوگ تحفے دیا کرتے تھے۔ یہ قبائل گایوں، چراگاہوں، پانی کے وسائل پر بالادستی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے برسرپیکار رہا کرتے تھے۔گھوڑوں کو رتھوں کے پہیوں سے باندھا جاتا تھا۔انہیں جنگلوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ لڑائیاں مویشیوں کے حصول کے لیے کی جاتی تھیں۔

چند صدیوں کے بعد یہ قبائل گنگا اور جمنا کے کنارے آباد ہوگئے۔انہوں نے چاول، گیہوں کی فصلوں کی کاشت کا آغاز کیا۔اسی دور میں جنا پداؤں کا قیام عمل میں آرہا تھا اور قبیلے کے سردار بادشاہ بننے کی کوشش کررہے تھے۔اسی دور میں یجروید اور اتھروید کے بھجنوں کی تدوین کی گئی۔ان میں مفصل رسومات بالخصوص آگ کی قربانیاں جو نہ صرف کئی ہفتوں، مہینوں تک جاری رہیں اُن پر کثیر سرمایہ خرچ کیا جاتا تھا۔اور جانوروں کی قربانیاں دی جاتیں۔ان بھجنوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ دوسرے قبائل کے افراد پر اپنے غلبہ کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔اس کے علاوہ اچھی فصلیں اور جنگوں میں کامیابی کے لیے بھی دعا کی جارہی ہے۔

اس دور ہی میں سماج کو ذاتوں میں تقسیم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔خواتین کو اہم کردار سے محروم رکھنے کا تصور جنم لیا۔کتابوں میں چار ذاتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔برہمنوں کا اعلیٰ مقام تھا اُن کے ذمہ قربانیوں کی انجام دہی اور ویدوں کے اشلوکوں کو پڑھنا تھا۔اُن کے بعد کشتریوں کا درجہ تھا۔وہ دوسروں پر حکومت کرتے تھے۔ویشیاؤں کا طبقہ مویشیوں کی پرورش، کھیتوں میں ہل چلانا اور برہمنوں کو تحفے اور نذرانے دیا کرتا تھا۔آخر میں شودر تھے۔اُن کا نچلا درجہ تھا وہ تین ذاتوں کی خدمت کرتے تھے۔ان خیالات کو تمام لوگ قبول نہیں کرتے اور بہت سے لوگ اس کے خلاف بحث کرتے ہیں۔

© SCERT not to be republished

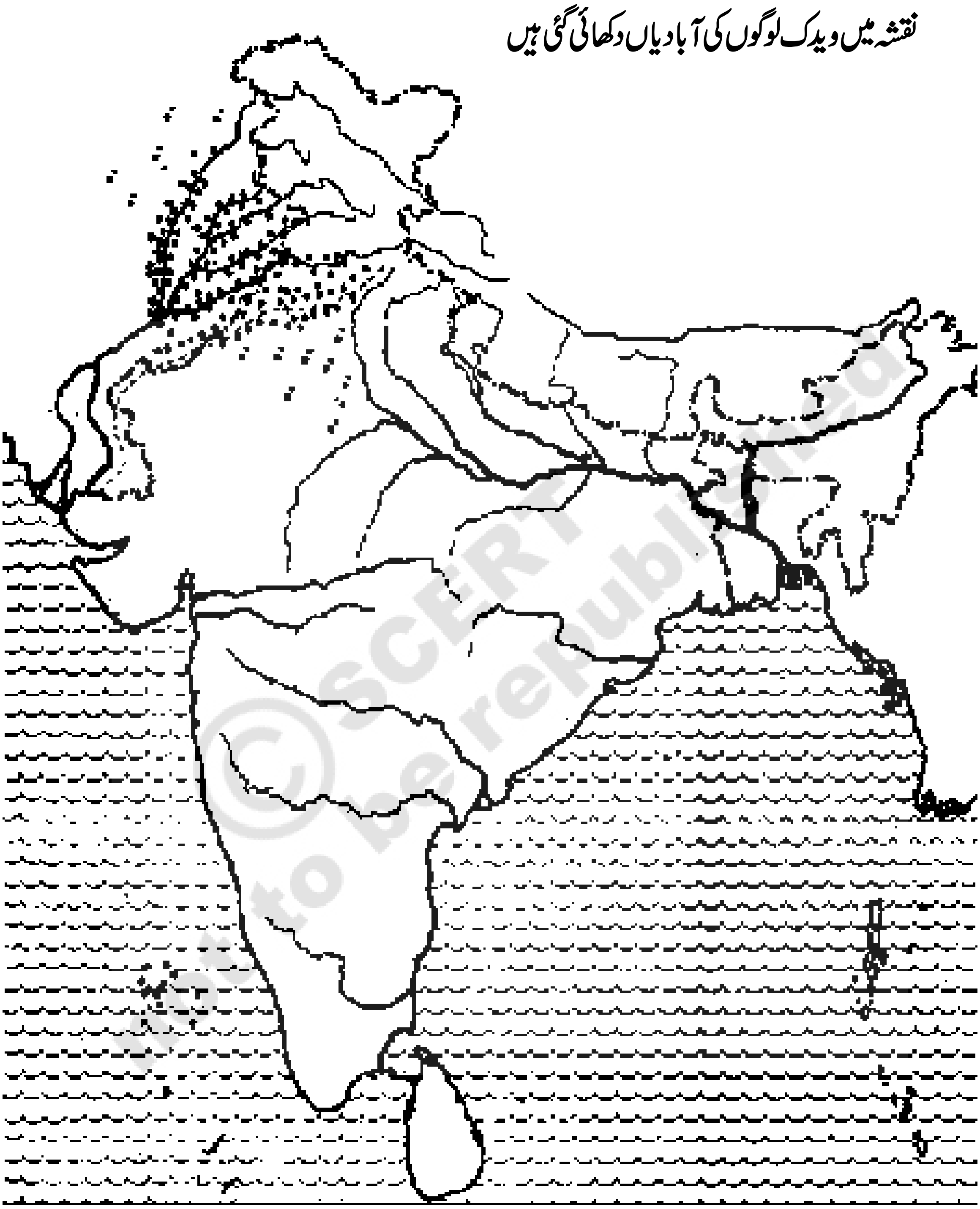

© SCERT not to be republished

شکل 17.9 نقشہ میں ویدک لوگوں کی آبادیاں دکھائی گئی ہیں

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

آباواجداد کی پرستش

دکن کے بڑے پتھر:

یہ گول پتھر بڑے پتھر بھی کہلاتے ہیں۔ انہیں لوگ احتیاط سے رکھتے تھے۔ ان کی تدفین کے مقامات کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بڑے پتھروں کو رکھنے کا عمل تین ہزار سال قبل ہوا اور اُس کا رواج سارے دکن، جنوبی ہند، شمال مشرق اور کشمیر میں تھا۔

شکل 17.10 بڑا پتھر۔ تدفین کا مقام

بعض بڑے پتھر سطح پر دیکھے جاسکتے ہیں اور کئی ایک زیرزمین ہیں۔ بعض مرتبہ ماہرین آثار قدیمہ گول پتھروں کا ایک حلقہ دیکھتے ہیں۔ یا ایک بڑا پتھر زمین پر ایستادہ ہوتا ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے اندر لوگ دفن ہیں۔ بعض مرتبہ بڑے پتھر ایک سے زیادہ ڈھانچوں پر ہوتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہی خاندان کے افراد اُس میں دفن کیے جاتے رہے۔

تدفین کے مقامات میں مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ عام طور پر میت کے ساتھ سیاہ اور سرخ ظروف بھی رکھے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اوزار، لوہے کے ہتھیار اور بعض اوقات گھوڑوں کے ڈھانچ۔ گھوڑے کا ساز و سامان، پتھر اور سونے کے زیورات بھی رکھے جاتے تھے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ لوہے کے اوزار وسیع پیمانے پر استعمال کرنے والے لوگوں میں ان کا شمار برصغیر میں سب سے پہلے ہوتا ہے۔ وہ تالابوں کے پانی کو آبپاشی کے لیے استعمال کرتے تھے اور چاول کی فصل بھی اُگاتے تھے۔ وہ اپنے قبائلی طبقات کے آباواجداد کے مردہ اجسام کے مجسمے یا قبریں بنا کر اُن کی پرستش انتہائی ضروری سمجھتے تھے۔

- کیا آپ کا خاندان آباواجداد کی پرستش یا جذبۂ تعظیم وتکریم کا اظہار کرتا ہے؟ آپ کے کون سے اجداد (مردوزن) کی پرستش کی جاتی ہے؟ معلوم کیجیے۔ اپنی جماعت میں اس کا اظہار کیجیے۔

شہروں اور جناپداؤں کے عہد میں نئے سوالات:

آپ نے وادیٔ گنگا میں جناپداؤں، مہاجناپداؤں اور شہروں کے بارے میں پڑھا تھا۔ اُن مقامات پر مختلف پس منظر رکھنے والے افراد، شکاری جمع کرنے والے، چرواہے، فن کار، ویدک لوگ اور دیگر ایک دوسرے سے رابطے میں رہے اور بہت سے لوگ وہاں مقیم ہوگئے۔ وہ ایک دوسرے کے مذہبی تصورات سے متاثر ہوتے رہے اور انہیں اپناتے رہے۔ ایک ملی جلی ثقافت فروغ پاتی رہی جہاں لوگ ویدک قربانیاں انجام دیتے رہے۔ آگ، سورج، دریاؤں، دیوی ماتا، بندروں، ہاتھیوں، سانپوں اور درختوں کی پرستش کرتے رہے۔ وہ آباواجداد کی بھی پرستش کرتے رہے۔ اُن کا خیال تھا کہ جسم کی موت کے بعد روح زندہ رہتی ہے۔ لیکن لوگ صرف مذہبی رسومات کی انجام دہی سے خوش نہیں تھے۔ وہ نئے سوالات اٹھا رہے تھے۔ اُن کا

© SCERT not to be republished

جواب تلاش کررہے تھے ۔ اُن کے متعلق ایک دوسرے سے بحث ومباحثہ کرنے لگے تھے۔ بہت سے لوگ سارے کام چھوڑ چھاڑ کران سوالات کے جوابات کومعلوم کرنے کے لیے گھر سے نکل پڑے۔

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

نچکیتا نامی نوجوان لڑکے کے بارے میں ایک کہانی مشہور ہے۔ ہوسکتا ہے آپ نے کہانی سنی ہوگی۔ نچکیتا کے ذہن میں ایک سوال اٹھتا ہے''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟'' اس نے سوچا موت کا دیوتا یمراج ہے اسی سے یہ سوال کیا جائے۔ وہ فوراً یمراج کے پاس گیا اور بغیر کسی ڈروخوف کے سوال کیا''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟''

یمراج اس پیچیدہ سوال کا جواب دینے سے گریز کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے نچکیتا سے کہا کہ اگراس سوال جواب جاننے کے لیے وہ اصرار نہ کرے تواسے بہت سارا سونا' چاندی اور گائیں دی جائیں گی۔ دیوتا بھی اس سوال کا جواب نہیں جانتے تھے! مگر نچکیتا اپنے سوال پراڑا رہا اور یمراج پرزور دینے لگا کہ وہ جواب دیں۔ یہ کہانی 'کتھوپنیشد' نامی کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔

- آپ کیا سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہمارا کیا ہوگا؟ کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

وہ کون سی شئے ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی؟

اُس زمانے میں بہت سے لوگ جنگلوں میں پہنچ کر آشرموں میں رہنے لگے۔ ان آشرموں میں وہ غوروفکر کرنے لگے اور کئی سوالات پرسوچ وبچار کرنے لگے۔ جو لوگ اُن سے ملنے آتے تھے اُن سے وہ بحث کرنے لگے۔ وہ اپنی تعلیمی کو دوسروں تک پہنچانے لگے۔ وہ لوگ جو آشرم میں رہا کرتے تھے انہیں رشی منی کہا جانے لگا۔ بہت سے فرمانروا بھی اسی طرز فکر کے حامل رہے۔ اُن رشیوں اور حکمرانوں کے خیالات کو کتابوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔ جنہیں اپنیشد کہتے ہیں۔ اُس عہد کے مشہور رشیوں میں یگنا' والکیا اور اُدّالکا' آرونی تھے۔

رشی اُس چیز کی تلاش میں سرگرداں رہے جسے نہ موت ہے اور نہ اُس پر غم کا اثر ہوتا ہے۔ اُس میں نہ مٹنے والی شئے آتما یا برہمن تھی۔ اُن کا ایقان تھا کہ آتما اور برہمن کو سمجھتے ہوئے ابدیت کی منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔ روح کو سمجھنے کے لیے نفس کشی یا ریاض کرنا پڑتا ہے۔

- آپ روح اور ریاض کے بارے میں سن چکے ہیں۔ اُسے بیان کیجیے۔

شکل 17.11 ایک رشی آشرم میں اپنے شاگردوں کو درس دے رہا ہے

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

پری وراجکاس (سیلانی) Parivarajaks

کچھ اور افراد صداقت کے متلاشی تھے۔ اُن کا کسی ایک مقام پر مستقل ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر گاؤں گاؤں، صحرا صحرا پھرا کرتے تھے۔ اسی لیے انہیں پاری وراجکا یا سیلانی (بھکاری جو بھیک مانگا کرتا تھا)۔

ان سیلانیوں میں وردھمان، مہاویر، گوتم بدھ، مہا کالی، گوشالہ اور اجتیہ، کیش، کمبالینی مشہور ہوئے۔

کس طرح ایک فرد پیدائش اور موت کے تسلسل سے چھٹکارا پا سکتا ہے؟

وردھمان مہاویر:

وردھمان مہاویر گانا سانگا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے تیس سال کی عمر میں گھر بار چھوڑ دیا اور سیلانی بن گئے۔ وہ سوال کا جواب تلاش کر رہے تھے۔ ہم اس دنیا میں کس طرح پیدائش اور موت کے تسلسل سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں؟ مہاویر نے برسوں کے غور وفکر اور سخت مجاہدے کے بعد اپنے سوال کا جواب پالیا۔

شکل 17.12 سارناتھ گوتم بدھ

مہاویر نے لوگوں سے کہا کہ جب وہ کسی دوسری زندہ مخلوق کو تکلیف دے رہے ہیں تو وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے ہمیں کسی بھی جاندار مخلوق کی ایذا رسانی سے گریز کرنا چاہیے۔ خواہ وہ کتنی ہی حقیر ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں پچھلے گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہونے کے لیے سخت ریاضت کرنی چاہیے۔ اپنے جسم کو آلام ومصائب سے دوچار کرنا چاہیے اور ہمیں نفس کشی کرنی چاہیے اس طرح ہم ہمارے گناہوں سے آزاد ہو کر نجات پا سکتے ہیں۔ اس دنیا میں دکھ کیوں ہے؟ کس طرح ایک فرد غم سے آزاد ہو سکتا ہے؟

مہاویر اپنی تعلیمات کو لوگوں میں عام کرنے کے لیے ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ ایک بڑی تعداد ان کی تعلیمات پر عمل کرنے لگی۔ اس طرح سے جین مذہب کا آغاز ہوا۔

اس دنیا میں اتنا غم کیوں ہے؟ اس غم سے کوئی کس طرح چھٹکارا پا سکتا ہے؟ گوتم بدھ

گوتم بدھ بھی مہاویر کی طرح گانا سانگا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ ہر طرف مصیبت میں مبتلا ہیں اور ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے ہیں۔ انہوں نے غور وفکر کرنا شروع کیا۔ ”ہم اس مصیبت سے کیسے چھٹکارا پا سکتے ہیں؟“

اپنے سوالات کے جوابات کی تلاش میں گوتم بدھ بھی اپنے گھر اور خاندان کو چھوڑ کر نکل پڑے اور وہ سیلانی بن گئے۔ برسوں کی نفس کشی اور مراقبہ کے بعد وہ اپنے سوالات کے کچھ حد تک جوابات پالیے۔

گوتم بدھ کے مطابق غم آرزوؤں اور تمناؤں سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم اپنی خواہشات پر قابو رکھتے ہوئے غم سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔ خواہشات پر قابو پانے کے لیے ہمیں ایک متوازن اور محتاط زندگی بسر کرنی ہوگی۔ ہمیں کسی بھی زندہ مخلوق کو درد میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔ گوتم کی تعلیمات کو بدھ مت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بدھ کی تعلیمات یہ تھیں، شدت پسندی اور بے انتہا مسرت سے باز رہیں بلکہ میانہ روی اختیار کریں۔

©SCERT not to be republished

گوتم کی تمام تعلیمات کو اُن کے شاگردوں نے کتابی شکل دی جنھیں پٹکا' ونایا' ستہ اور ابھی داما۔ تری پٹیکا کہا جاتا ہے۔

◆ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

1. میں .... آشرم میں رہتا تھا۔ جب کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو .... بھاگتا پھرتا تھا۔
2. رشیوں جیسے یگنہ' والکیہ کے خیالات کو .... میں لکھا گیا ہے۔
3. وہ مذہب جس کی مہاویر نے اشاعت کی اُسے .... جانا جاتا ہے۔
4. گوتم کے پھیلائے ہوئے مذہب کو .... کہاجاتا ہے۔

◆ وہ کیا سوال تھا جس کا جواب نچی کیتا ڈھونڈ رہا تھا؟
◆ رشی کیا تلاش کر رہے تھے؟
◆ مہاویر نے یہ کیوں کہا کہ ہمیں کسی جاندار کو بھی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے؟
◆ گوتم بدھ نے دکھوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے کیا تجویز رکھی؟
◆ آپ بہت سے سادوؤں کو دیکھے ہوں گے جو ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں اور وہ کن تعلیمات کی تلقین کرتے ہیں؟ اپنی جماعت میں بحث کیجیے۔

کلیدی الفاظ

گناسنگھا	بھجن	پریوارجکا
راکھ کے تودے	قربانی	تری پٹیکا
ماتا دیوی	گول پتھر	گنا سانگھا
ظروف کے ٹکڑے	نفس کشی	عظیم درمیانی راستہ

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

I. مندرجہ ذیل الفاظ کو جوڑیے۔

1. رقص	( )	A.	عظیم درمیانی راستہ
2. بڑا پتھر	( )	B.	شکاری جمع کرنے والا سماج
3. گوتم بدھ	( )	C.	آباواجداد کی پرستش
4. اپنشد	( )	D.	جین مت
5. اہمسا	( )	E.	غیر متغیر حقیقت
6. ماتا دیوی	( )	F.	ویدک لوگ
7. یگنہ	( )	G.	ابتدائی کسان
8. جلتے ہوئے تہوار	( )	H.	برصغیر ہند کی قدیم ترین مقدس کتاب
9. جلوس	( )	I.	ابتدائی گلہ بان
10. وید	( )	J.	ہڑپا کے شہر

© SCERT not to be republished

II. مندرجہ ذیل لوگوں کے چند مذہبی اعمال کی فہرست بنائیے۔

شکاری-جمع کرنے والے	موجودہ سماج

III. بدھ مت اور جین مت کے اصولوں کی مشترکہ خصوصیات بیان کیجئے۔ بحث کیجیے اور لکھیے۔

IV. بحث کیجیے اور لکھیے۔

1. ہم کس طرح درختوں اور سانپوں کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
2. آپ کے محلّہ میں ایک عرصہ دراز سے رائج مذہبی اعمال پر ایک مضمون لکھیے اور اُسے آپ کے مدرسے میں منعقد ہونے والی انجمن میں پیش کیجیے۔
3. ہم بعض اوقات دیکھتے ہیں کہ لوگ دوسروں کو دکھ دیتے ہیں۔ جانوروں کو دہشت زدہ کرتے ہیں۔ اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ ہمیں جاندار مخلوق کو تکلیف پہنچانے کا کیا حق حاصل ہے؟

V. منصوبہ۔عملی کام:

1. پرستش کے مختلف طریقوں کی تصویریں اتاریئے۔ اپنے مدرسے کی لائبریری کے لیے ایک کتابچہ تیار کیجیے۔
2. آپ کے محلّہ کی مختلف عبادت گاہوں کا دورہ کیجیے۔
3. مندرجہ ذیل سوالات کے ساتھ سربراہ سے ملاقات کیجیے۔ اُس کے خیالات کو تیار کیجیے اور ایک روداد تیار کیجیے۔
   a) اس مقام پر لوگ کیوں آتے ہیں؟
   b) وہ یہاں کس طرح عبادت کرتے ہیں؟
   c) آپ کے موکشا یا نجات کے بارے میں کیا خیالات ہیں؟
   d) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی عبادت انسانیت کے لیے ناگزیر ہے؟

© SCERT not to be republished